## Lesson 33. Al-Baqarah (Ayaat 253 - 260): Day 110 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

اگلی آیت وہی ہے جس کو ہم آیت الکرسی کہتے ہیں۔ پچھلی آیت سے یہ ربط ہے کہ جب فرمایا گیا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو پھر اللہ کا تعارف کروایا جارہا ہے۔ بعض دفعہ انسان کے دل میں خیال آتا ہے کہ میں کیوں خرچ کروں تو یہاں بتایا جارہا ہے کہ جس کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا جارہا ہے وہ کوئی معمولی ہستی نہیں ہے۔

اللہ وہ ہستی ہے جو زندہ و جاوید ہے۔ یہاں سے اللہ کے نام اور صفّات بھی نوٹ کرتے جاتے ہیں۔

اَللّٰهُ: خدا (وہ معبود برحق ہے کہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہیں سب اسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی

قدر معلوم کرادیتاہے)اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا اعالی رتبہ اور جلیل القدر ہے﴿۲۵۵﴾

یہ ہے وہ ایک آیت جس میں اللہ کے تقریباً 25 نام اور صفّات ہیں۔کچھ تو واضع ہیں اور کچھ گہرائی میں جانے سے سمجھ میں آتے ہیں۔

اس ایک آیت میں اُردو کے تقریباًدس جملے ہیں۔30 پارے کی دو یا تین سورتوں کے برابر ہے۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی طویل ترین آیت ہے لیکن طویل ترین آیت 'آیت دین' اسی سورت میں آگے جاکر آئے گی۔ہاں یہ عظیم ترین آیت ضرور ہے۔

حدیثؐ:ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیں تو انسان اور جنّت کے درمیان صرف موت حائل ہوتی ہے۔

نبی کریمؐ سے اس آیت کورات کے سونے سے پہلے پڑھنے کی روایات بھی ملتی ہیں۔

ایک صحابی ابن منذرؓ سے نبی کریمؐ نے قرآن کی اللہ کی صفّات والی آیت کا پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آیت الکرسی۔ آپؐ نے اُن کو دعادی اور فرمایا کہ تمھیں تمھارا علم مبارک ہو۔

یہ آیت شیطان نے ابوہریرہؓ کو سکھائی تھی جب وہ مالِ غنیمت چوری کرنے کے لئے آتا تھا۔کہ اگر تم اس آیت کو پڑھ لوگے تو میرے (شیطان) کے شر سے محفوظ رہوگے۔یہ حفاظت والی آیت ہے۔

یہ آیت کیوں اتنی اہم اور عظیم ہے، اس کی وجہ اس کا مضمون ہے۔ یہ توحید کی تمام اقسام کو بیان کرتا ہے۔ یہ آیت شرک کی تمام ممکنہ صورتوں کو ردّ کرتی ہے۔ اس آیت میں اللہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے واضع کر دیا گیا ہے۔ دل پر اس کی شدّت کو محسوس کریں۔

حدیثؐ رسول ہے: قراں پاک کی سورت البقرہ قرآن کی چوٹی ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام آیات کی سردار ہے۔ یہ آیت الکرسی ہے۔

ہم نے پیچھے آیتِ برّ پڑھی تھی۔ Tree of Islam

سورۃ العصر بھی پڑھتے ہیں۔ ان دو آیات میں (آیت برّ اور سورۃ العصر) میں ہدایت اور نجات کی تمام صورتیں بتادی گئیں۔ لیکن اگر ہم سورۃ الاخلاص اور آیت الکرسی کو جوڑ لیں تو توحید کا خوبصورت مجموعہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ جامع ترین آیت ہے۔

اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اللہ کا پہلا نام اللہ ہے۔ اللہ کا اصل نام ہے۔ اللہ کے دو سو سے زیادہ نام ہیں۔ اللہ اصل نام ہے۔ یہ وہی نام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے اپنا تعارف کروایا تھا کہ "میں تمہارا اللہ ہوں" یہ نام صرف اللہ کا ہو سکتا ہے۔ کوئی اور یہ نام نہیں رکھ سکتا۔ نا اس کا ترجمہ کسی اور طرح سے ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ خدا لکھ دیتے ہیں یا گاڈ لکھتے ہیں۔ یہ اصل ترجمہ نہیں ہے۔

اللہ کے معنی ہیں کہ ایسی ہستی جو آپ کو حیران کر دے۔ اللہ کی نشانیاں دیکھ لیں۔ یہ پوری کائنات دیکھ لیں۔ اللہ آپ کو حیران کر دے گا۔

نیلا آسمان جو بغیر ستونوں کے کھڑا ہے۔ یہ چاند اور سورج جو روشنی کے منبع ہیں اور طلوع و غروب ہوتے ہیں۔ ستاروں بھرا آسمان ہے۔ بلند و بالا پہاڑ لیں۔ موسم کا بدلنا دیکھ لیں۔ ہواؤں کا چلنا، سرسبز میدان دیکھ لیں۔ کئی اقسام کے مزے دار پھل دیکھ لیں۔ ہر چیز پکار پکار کر اللہ کی وحدانیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ کی ذات پر غور و فکر کریں۔

اللہ کون ہے اس بات پر غور و فکر نہیں کرنا۔ حدیثؐ ہے کہ شیطان انسان کو بہکاتا ہے اور اور انسان سوچنے لگتا ہے کہ اللہ کون ہے۔ تو ہم نے یہ نہیں سوچنا۔

ہم نے اللہ کی کاریگری، اللہ کی قدرت پر غور و فکر کرنا ہے۔ قرآن میں ہمیں بار بار غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ آیت 164۔ اس کو آیت الآیات کہتے ہیں۔ جس میں نو چیزوں کا تذکرہ ہے۔

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو خدا آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز) کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں (۱۶۴)

سورۃالنور آیت- 45 44: اپنی مخلوقات کا تذکرہ کیاہے۔ اور خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اہل بصارت کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے (۴۴) اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ تو اس میں بعضے ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے (۴۵)

اگر آپ کسی تعصّب کے بغیر کائنات کی چیزوں کو دیکھیں تو ہمیں اللہ کی وحدانیت نظر آتی ہے۔

سونا جاگنا دیکھ لیں۔ اللہ کی نشانیوں میں اللہ کے فضل کو ڈھونڈنا ہے۔

سورۃالروم آیت 23: اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اُس کے فضل کا تلاش کرنا۔ جو لوگ سنتے ہیں اُن کے لیے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

ہم عام طور پر غور نہیں کرتے۔ سورۃ نحل آیت 66: میں دیکھ لیں۔ اور تمہارے لیے چارپایوں میں بھی (مقام) عبرت (وغور) ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے (٦٦)

کون سی ہستی ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا؟ صرف اللہ ہی مالک وخالق ہے۔

سورۃالانبیاء آیت 20: رات دن (اُس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں (نہ تھکتے ہیں) نہ اکتاتے ہیں (۲۰)

ہر چیز پانی سے بنتی ہے۔

انسان کو عقل دی، سوچ دی، بول سکتے ہیں۔ سُن سکتے ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت 70

اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی (۷۰)

ہم انسانوں کی چیزیں دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں دیکھ لیں۔

سورۃ الانفطار، آیت 6: يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ ﴿٦﴾ اے انسان تجھ کو اپنے ربِّ کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے (۶)

جتنا غور کرینگے تو آپ حیران ہونگے۔ آپ کی زندگی میں کئی دفعہ ہُوا ہو گا کہ کچھ ایسا ہوتا ہے کہ آپ حیران ہو جاتے ہیں۔ کبھی بیمار صحت مند اور کبھی ساری زندگی ساتھ رہنے والوں میں جدائی ہو جاتی ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے اللہ کو پہچانا ہے۔

ہمارے اوپر ایک ایسی ذات ہے جو سب فیصلے کرتی ہے۔ کبھی شادی ایسی جگہ ہوتی ہے کہ ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا۔

کبھی لوگوں کے ساتھ قرآن و حدیث کی ایسی کلاسیں لے رہے ہوتے ہیں جن کا کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرواتا ہے۔

معبود، الہ۔ جس کی عبادت کی جائے۔ جب تک غور وفکر نہ ہو تو عبادت کی چاشنی بھی نہیں ملتی۔ بالکل ٹُنڈ مُنڈ درخت کی طرح کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ پہلے غور وفکر کی عادت ڈالیں۔

بچوں کو دیکھ کر حیران ہُوا کریں۔ دِل میں اُس کی عظمت محسوس کریں۔

ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ اب یوں سوچیں کہ اگر تو اللہ نے سب کی ضروریات پوری کرنی ہیں تو اُس کو ہر وقت جاگنا پڑے گا۔ وہ ہمیشہ بندوں کی سُنے گا۔ اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

کچھ لوگ روم میں یہ کہتے ہیں کہ خدا ہر سال مر جاتا ہے (نعوذ باللہ) اور ایک خاص رات کے بعد زندہ ہو جاتا ہے، جس دن پھر وہ رنگ رلیاں مناتے ہیں۔

ہندوؤں کے ہاں اوتار کا یہی تصور ہے کہ ایک کے مرنے کے بعد دوسرا آتا ہے۔

عیسائی بھی یہی کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آیا اور ہماری خاطر صلیب پر چڑھ کر موت کو گلے لگایا۔

ایک مسلمان بچے کو پیدا ہوتے ہی یہ سکھا دیا جاتا کہ اللہ الحیّ القیّوم ہے۔ ہم انسان زندہ ہیں لیکن یہ زندگی عارضی ہے۔

عمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن۔ دو آرزو میں کٹ گئے تو انتظار میں

ہماری زندگی پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ ہم نے یہ زندگی اُدھار لی ہے ورنہ کوئی ماں بچے کو اور کوئی بیوی خاوند کو مرنے نہ دیتی۔ اللہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ لافانی ہے۔

ہماری زندگی میں کئی دور آتے ہیں۔ بچپن، جوانی، بڑھاپا۔ لیکن اللہ ہمیشہ سے عظیم ہے۔

آج سائنسدان بھی یہ ماننے پر مجبور ہوگئے کہ کوئی ہستی یا طاقت تھی جس سے یہ کائنات وجود میں آئی۔ صرف اللہ کا انکار کرتے ہیں۔

آگے دیکھیں القیّوم: کائنات کا نظام دیکھ لیں ہمیشہ سے ایسے ہی چل رہا ہے۔ کون ہے جو اس کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اللہ نہ صرف خود قائم ہے بلکہ ہمیں بھی تھامے ہوئے ہے۔

اُس کو نہ نیند آتی نہ اونگھ۔ بندے پکارتے رہیں اور خدا سو رہا ہو تو کیسا لگے؟ وہ سُن اور دیکھ رہا ہے۔ اللہ ہر ایک کی پُکار کو سنتا ہے۔ ہمیں فجر کے وقت جاگنا کیوں محال لگتا ہے؟ ہم اپنے کاموں کے لئے جاگتے ہیں اللہ کے لئے نہیں۔

اپنی زندگی کا کچھ وقت ایسی جگہ ضرور لگائیں جہاں نیند کی قربانی دیں۔ سب سے مشکل تہجد کے وقت اُٹھنا لگتا ہے۔ ہم مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ سارا دِن اُن کے لئے کام کرتے ہیں۔ لیکن نیند سے اُٹھنا مشکل لگتا ہے۔ اللہ کو بندے پر اُسی وقت پیار آتا ہے جب ہم اُس کے لئے اُٹھ کر نماز پڑھیں۔

اللہ کے اسمائے حُسنہ کے لیکچرز کی تفسیر نورالقرآن ویب سائٹ سے سُنیں۔

اللہ کو جانیں۔ اللہ سے تعلق پیدا کریں۔

عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰؑ کا باپ نہیں ہے۔ عیسیٰؑ خود خُدا ہے۔ کیوں کہ اس کا باپ نہیں ہے۔ اللہ نے فرمادیا کہ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

سورۃ الانبیاء۔ اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ جو باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں خدائے مالک عرش ان سے پاک ہے (۲۲)

موسیٰؑ نے پوچھا کہ آپ سوتے نہیں ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ میں نہیں سوتا۔ اللہ نے دو شیشے کی بوتلیں موسیٰؑ کے ہاتھ میں دے دیں۔ وہ لے کر کھڑے رہے، پھر نیند کا جھونکا آیا اور وہ بوتلیں آپس میں ٹکرا کر ٹوٹ گئیں۔ اللہ نے فرمایا کہ اگر میں سو گیا تو یہ زمین اور آسمان اس طرح آپس میں ٹکرا کر فنا ہو جائیں۔ خود کو ڈرائیونگ سیٹ پر محسوس کریں کیا آپ سو سکتے ہیں؟

کچھ مذاہب نے اپنے خداؤں اور دیوتاؤں کے بارے میں ایسی شرمناک کہانیاں بنائی ہوئی ہیں کہ اُن کے خدا یا دیوتا سے نیند یا نشے میں یہ حرکت ہو گئی۔

عیسائیوں اور یہودیوں کا مشترکہ عقیدہ ہے کہ یہ کائنات اللہ نے چھ دِن میں بنائی۔ ساتویں دن اللہ نے آرام کیا۔

مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ نہ اُسے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

لَهٗ ۔ میں ل ملکیت کا ہے۔ یعنی سب کچھ اُسی کا ہے۔ وہ کائنات کی ہر چیز کا مالک ہے۔ بلا شرکت غیر، ہر چیز کا مالک ہے۔ میں بھی اللہ کی ہی ہوں۔ میری اَنا کا مالک بھی اللہ ہے۔ جینا مرنا سب اللہ کے لئے ہے۔ جب تک ہم اپنا نام نہیں لکھتے اصل بندگی نہیں آتی۔ جب کوئی فوت ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں؛ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

**یعنی ہم اللہ کے ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔**

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

ہماری ہر عبادت اور ہر چیز کا مالک وہی ہے۔ ہمارا فون ہمارے پاس ہے۔ ہم جو مرضی کرتے ہیں۔

ہم ہر وقت اللہ کے لئے حاضر رہیں۔ اللہ جیسے چاہے ہمیں حکم دے اور ہم وہی کریں۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

**یہی وجہ ہے کہ کہ انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ** اللہ کے آگے جھک جاتے تھے کہ جب سب کچھ ہے ہی اُس کا، تو ہم بھی اُسی کے ہیں۔ ہم انکار کیوں کریں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔ کا مطلب یہی ہے کہ یا اللہ میں حاضر۔

صحابہ کرامؓ کی خواہش ہوتی کہ اللہ ہمیں نیکی کا موقع دے تو پھر ہم اللہ کی خاطر سب کچھ کر گزریں گے۔ سورۃ الاحزاب میں آتا ہے کہ کوئی ایسا ہے کہ اپنی منتوں کو پورا کرنا چاہتا ہے۔

اللہ کے بن جائیں۔ سب سے بے نیاز ہو کر اُس کے بن جائیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ اللہ کا کلام پڑھ رہی ہوں۔

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے: مشرکین مکّہ کا عقیدہ تھا کہ ہمارے بزرگ یا بُت ہماری سفارش کرینگے۔ نبی یا علماء ہمیں بچا لیں گے۔

اللہ فرما رہے ہیں کہ کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔ حدیث کا خلاصہ ہے کہ نبی پاک ؐ نے فرمایا؛

کہ روزِ قیامت میں عرش کے پاس آکر سجدے میں گِر جاؤں گا اور اللہ مجھے اُس حالت میں چھوڑ دے گا جتنی دیر چاہے گا۔ نبی پاکؐ اللہ کی ایسی صفّات بیان کریں گے جو وہاں ہی انہیں سکھائی جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے محمدؐ سجدے سے سر اُٹھائیں کہ آپ سفارش کریں قبول کی جائے گی۔

اور یہ سفارش صرف مسلمان اور شرک نہ کرنے والے کے بارے میں قبول کی جائے گی۔

ابو ہریرہؓ نے اللہ کے نبیؐ سے پوچھا۔ کون خوش قسمت ہو گا جس کی سفارش آپؐ کرینگے۔ آپؐ نے فرمایا جس نے پورے خلوصِ دل **لا الہ الا اللہ** سے کہا ہو گا۔ (بخاری)

**لا الہ الا اللہ** کے تقاضے بھی پورے کرنے ہیں۔ یہ شفاعت توحید والوں کو انعام ملے گا۔

سفارش جس کی اللہ چاہے گا قبول کرے گا۔ انبیاء کرامؑ، ولیوںؒ، حافظوں، شہداء، کو اللہ تعالیٰ ایک عزت دیں گے۔ جنہوں نے دین کی خدمت کی اللہ اُن کو عزت دیں گے کہ جن کی اللہ نے بخشش کرنی ہو گی اُن کی سفارش کا حق دینگے۔ یہ نہیں ہو گا کہ ظالم، چور، قاتل بھی بخشے جائیں گے جو ساری زندگی تو دوسروں کو حق مارتے رہے۔ اسکے بارے میں ویب سائٹ پر زیادہ تفصیل ہے۔

مزید تفصیل کے لئے آیت الکرسی کی تفسیر نورالقران ویب سائٹ پر سُنیں۔

کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ نہ اپنے گھروں کی کچھ خبر ہے۔ نہ ماضی کی سب خبر ہے اور مستقبل کا تو کچھ بھی پتا نہیں۔ ہم ایکدوسرے کے دل کی بات نہیں جانتے۔

"جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے"

آج دنیا میں جتنا بھی علم ہے وہ اللہ کے دیئے ہوئے علم کا تھوڑا سا حصّہ ہے۔

" اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے)"

ہمارے سُننے کی ایک حد ہے۔ اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ چیونٹی کی فریاد بھی سُنتا ہے۔ سورۃ الانعام میں ہے کہ کہ اللہ کو ایک گرتے ہوئے پتے کی بھی خبر ہے۔ موسیٰؑ اور خضرؑ کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ ایک چڑیا آئی۔ کچھ پانی کے قطرے اپنی چونچ میں بھر لیئے۔ خضرؑ نے فرمایا کہ اس چڑیا کی چونچ میں جو پانی ہے پوری دُنیا کا علم ہے اور یہ جو سمندر ہے یہ اللہ کا علم ہے۔ یعنی ایک طرف پوری دنیا کے انسانوں کا علم چند قطرے اور اللہ کا علم ایک طرف پورا سمندر۔ ایسا علم جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

جس نے اپنے علم پر فخر کیا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ جتنی عاجزی لائیں گے اللہ عزّت عطا کرے گا۔

اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے

ہم نہیں جانتے یہاں کُرسی سے کیا مراد ہے۔ یہ غیب کے معاملات میں سے ہے۔ روایات سے پتا چلتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں رکھنے کی جگہ ہے۔ ہم عام طور پر سمجھتے ہیں کہ کرسی بیٹھنے کی جگہ ہے۔ لیکن حدیثؐ کے مطابق یہاں اللہ کے قدم رکھنے کی جگہ کو کہیں گے۔ (ایسی آیات کی تفسیر بہت سوچ سمجھ کر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ غیب کے بارے میں ہے)۔ بعض نے اسے اقتدار کہا بعض نے قدرت کہا۔

ہم مزید تفصیل میں نہیں جائینگے۔ کوئی سوال نہ کریں کچھ اور نہ سوچیں۔

اللہ کی قدرت کو محسوس کریں کہ اُس کی کرسی زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ انسان کا علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ "اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا اعالی رتبہ اور جلیل القدر ہے"

یہاں بتایا گیا کہ اللہ اتنی بڑی کائنات کو بناتا بھی ہے اور چلاتا بھی ہے۔ کیا اللہ نے اَب لوگوں کے ہاتھ میں دے دی کہ تم دنیا چلاؤ؟ کیا کوئی اور بیٹا دے سکتا ہے یا کاروبار یا مال دے سکتا ہے؟

کوئی قطب، کوئی پیر، کوئی ولی نہیں۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ وہ خود یہ دُنیا چلا رہا ہے۔ وہ نہ تو تھکتا ہے نہ اُسے کوئی مشکل ہے۔

پھر فرمایا گیا؛ صرف وہی عظیم ہے صرف وہی عالی ذات ہے۔

حدیثؐ۔ کبر اللہ کی چادر ہے جس نے اللہ سے چھیننی چاہی (غرور کیا) اللہ اُسے ذلیل کر دے گا۔

سورۃ القصص میں اللہ نے فرمایا؛ وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اُسے اُن لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام (نیک) تو پرہیز گاروں ہی کا ہے (۸۳)۔

ہمارے لئے سبق یہ ہے کہ اپنے رَبّ کی بڑائی کو جان لیں اور بیان کریں۔ اپنے آپ کو چھوٹا مان لیں۔ اللہ کے آگے جھک جائیں۔ اللہ تو بہت بڑا، میں بہت چھوٹی۔ سورۃ دُخان آیت 31: (یعنی) فرعون سے۔ بے شک وہ سرکش (اور) حد سے نکلا ہوا تھا (۳۱)۔

اللہ سے دُعا ہے کہ اُس کی عظمت ہمارے دل میں بس جائے۔ آمین۔ رات کو آیت الکرسی پڑھ کر سوئیں۔ غور و فکر کریں۔ اپنے سارے معاملات اللہ کے سُپرد کر دیں۔

کئی لوگوں نے اس کے وظیفے بنائے ہوئے ہیں یا حصار کھینچتے ہیں۔ یہ سب سُنّت سے ثابت نہیں۔

اللہ کی قدرت اور اقتدار کی بات ہوئی۔ وہ مالک، خالق اور رَبِّ کائنات ہے۔ وہ رسولؑ بھیجتا ہے تو اُن کی پیروی کرنا بھی ہم سب پر لازم ہے۔ وہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دے تو ہم پر فرض ہے۔

آیت الکرسی اللہ کا تعارف ہے۔